سوال

(292) آمین بالجہر سے متعلق علماء کرام سے سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضورﷺ و آنجناب کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین ودیگر آئمہ و بزرگان دین جس کے اسمائے ہائے مبارک زیل میں درج ہیں۔ ان کی نسبت جواب کو سوال کے محاذ ارقام فرمائیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔

1۔ بحالت نماز جماعت خلف امام سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے یا نہیں؟

2۔ آیا آپ بحالت نماز جماعت ختم قراءت فاتحہ آمین بالجہر کہتے تھے یا نہیں۔؟

3۔ آیا بحالت نماز رفع الیدین کے قائل تھے یا نہیں۔؟ آیا بحالت نماز زیر ناف ہاتھ باندھتے تھے یا سینہ پر؟

4۔ ماہ رمضان لمبارک میں تراویح معہ وتر کتنی رکعت پڑھتے۔ حوالہ کتب معتبرہ شرعیہ سے تحریر فرمایا جاوے۔ حضورﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ عبدلقادر جیلانیؒ ا۔ امام ابو حنیفہؒ۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ امام احمد بن حنبلؒ حضرت خواجہ معین الدین چشتی۔ حضرت نظام الدین اولیاء حضرت امام غزالی۔ (14 دسمبر 1932ء) (از مولوی نور الہیٰ صاحب نور گرجا کھی خطیب شیخوپورہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید بتا رہا ہے کہ رسول خداﷺ کوئی حکم اپنی مرضی سے نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ وہی فرماتے تھے جس کا حکم اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے صادر ہوتا تھا۔

2۔ رسول خداﷺ احمد مجتبیٰ ﷺ نے بحکم خدا صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو ارشاد فرمایا۔

"لا تقرؤا بشئ من القران اذا جهرت الا ام القران" (ابو داؤد)

''جب میں جہری نمازوں میں قراءت پکار کر پڑھوں۔ تو تم اس وقت سورۃ فاتحہ کے اور کوئی سورت قرآن کی میرے پیچھے نہ پڑھا کرو۔''

3۔ "فان لا صلوة لمن لمن یقرء بفاتحۃ الکتاب" (مشکواۃ باب القراۃ فی الصلواۃ)

''کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ امام کے پیچھے نہ پڑھے۔ اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔''

4۔ آثار صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اپنے پیارے رسول ﷺ کے احکام عالیہ کی تعمیل بڑے تپاک سے کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا فرمان سن کر حاضرین میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا۔ جو فاتحہ خلف الامام کا قائل نہ ہو۔

5۔ چنانچہ امام ترمذی حدیث عبادہ ک ماتحت فرماتے ہیں۔

"والعمل علی ہذا الحدیث فی القراءۃ خلف الامام عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وہو قول مالک بن انس وابن المبارک والشافی واحمد واسحق یرون القراۃ خلف الامام"

اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کا عمل فاتحہ خلف الامام پر تھا۔ اور امام مالک اور شافعی اور امام احمد بن حنبلؒ سب فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ (ترمذی ص43)

6۔ حارث اور یزید اب شریک فرماتے ہیں۔

امرنا عمر ابن الخطاب نقراء خلف الامام کہ ہم کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا۔ کہا امام کے پیچھے پڑھا کریں۔ (جز القراۃ للبیہقی ص96۔، مستدرک حاکم ص231 کنز العمال ص187 جلد3)

7۔ "وعن علی انہ کان یامر ان یقرا خلف المام"

''اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیر خدا بھی فاتحہ خلف الامام کا حکم کیا کرتے تھے۔'' (جز القراۃ ص62)

8۔ "وعن الحسن انہ یقول اقراء واخلف الامام فی کل صلوۃ بفاتحۃ الکتاب فی نفسک" (جز القرات للبیہقی)

''اور امام حسن فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے ہر ایک نماز (خواہ سری ہو یا جہری) سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔''

9۔ امام غزالی بھی فاتحہ خلف الامام کئے قائل ہیں۔ اور فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے الحمد نہ پرھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (دیکھو احیاء العلوم مصنفہ امام غزالی)

10۔ امام ابو حنیفہ بھی سری نمازوں میں فاتحہ کے جواز کے قائل تھے۔ اور جہری نماز میں بھی اکثر سکتات میں پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں (عمدۃ الرعایہ ص173)

11۔ ملا جیون حنفی مصنف نور الانوار اپنی تفسیر احمدی میں فرماتے ہیں۔

"فان الطائفۃ الصوفیۃ والمشائخین الحنفیۃ تراہم یستحسنون قراءۃ الفاتحۃ للموتم کما استحسنہ محمد احتیاط فیما روي عنہ"

صوفیا کرام اور مشائخ حنفیہ بھی امام ابو حنیفہ کے شاگرد امام محمد کی طرح فاتحہ خلف الامام کو مستحسن اور اچھا سمجھتے تھے۔ احتیاط جس طرح ہدایہ وغیرہ میں بھی ہے۔

12۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ احتیاط واجب ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور جمہور علماء اور تابعین اور تبع تابعین کا (نووی شرح مسلم ص170)

3۔ پیر عبدالقادجیلانی فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ ارکان نماز میں سے ہے۔ (غنیہ ص10)اگرکوئی رکن جان بوجھ کرچھوڑدے۔ یا بھول جاوے تواس کی نماز باطل ہوجاتی ہے۔ (لہذا فاتحہ ضرور پڑھنی چاہیے۔) (غنیۃ الطالبین ص12)

4۔ عبداللہ بن مبارک شاگردامام ابوحنیفہ فرماتے ہیں۔ "انا اقرء خلف الامام والناس یقرون الاقوم من الکوفیین"کہ میں امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ اورتمام لوگ پڑھتے ہیں۔ مگر کوفیوں کی قوم نہیں پڑھتی۔ (ترمذی)

15۔ خلاصہ تمام مضمون کا یہ ہے کہ رسول خداﷺ نے باامر اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو فرمایا میرے پیچھے سورہ فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔ ورنہ تمہاری نماز باطل ہوجائے گی۔ یہ حکم سن کر تمام جانثاران فاتحہ خلف الامام کے قائل وفاعل تھے خصوصا حضرت عمر فاروق وعلی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ توحکماً پڑھوایا کرتے تھے۔ اسی طرح تابعین بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ اورائمہ کرام میں سے امام مالک۔ اامام شافعی۔ امام احمد۔ امام غزالی۔ اورامام حسن اوردیگرآئمہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ (17مئی 1935ء)

1۔ رسول خداﷺ ہمیشہ آمین بالجہر بعد قراءت فاتحہ کہا کرتے تھے۔ وائل بن حجر کہتے ہیں۔ "صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال امین ومدبہا صوتہ" ''میں نے رسول اللہﷺ کے پیچھے جب کبھی نماز پڑھی آپﷺ نے والا الضالین کے بعد آمین درازآواز سے کہی۔'' (ترمذي۔ ص34۔ ابوداؤد۔ ص136۔ ابن ماجہ۔ ص62۔ تلخیص الجبیر ص89 منتقی ص59 دارمی۔ ص106۔ دارقطنی ص127۔ مشکواۃ ص80)

2۔ ایک روایت ہے۔ "اذاقراولااضالین قال امین رفع بہا صوتہ" ''کہ رسول اللہﷺ نے فاتحہ ختم کی توآپﷺ نے بلند آواز میں آمین کہی'' (ابوداؤد۔ ص136 وعون المعبود ص351)

3۔ ایک روایت میں ہے۔ "انہ صلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بامین" (ابوداؤد ص1301)

''کہ وائل نے رسول خداﷺ کے پیچھے نماز پڑھی توآپﷺ نے آمین بالجہر کہی۔''

4۔ علامہ ابن حجر فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کوابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔ وسندہ صحیح اورسنداس کی صحیح ہے۔ وصحہ الدارقطنی اور صحیح کہا اس کو دارقطنی نے (تلخیص الجبیر 89)

5۔امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث وائل بن حجر حدیث حسن کہ حدیث وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس میں رسول اللہﷺ کا آمین پکار کرکہنے کا زکر ہے۔ حسن ہے۔ (ترمذی 34)

6۔ اس حدیث کے آگے امام ترمذی فرماتے ہیں۔

"وبہ یقول غیرواحد من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدہم یرون ان یرفع الرجل صوتہ باتامسن ولایخفیہا وبہ یقول الشافی واحمد واسحق"

اوربہت سے اہل علم صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اورتابعین اور تبع تابعین فرماتے ہیں کہ آمین پکار کر کہی جائے۔ اورآہستہ نہ کہی جائے۔ اوراس طرح اامام شافعی اورامام احمد اوراسحاق فرماتے ہیں۔ کہ آمین بالجہر کہنی چاہیے۔ (ترمذی ص34)

7۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"ان انبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرء ولا الضالین رفع صوتہ بامین"

''رسول اللہ ﷺ جب ولا الضالین پڑھتے تو بلند آواز سے آمین کہہ کر پکارتے۔''

(علام المو قعین جلد 2 ص 4 کنز العمال جلد 3 ص 187)

اور تحفۃ الاحوذی میں مولانا عبد الرحمٰن فرماتے ہیں۔

"ولم یثبت من احدن الصحابۃ الاسرار بالتامین بالسند الصحیح"

کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی صحیح سند سے آمین آہستہ کہنا ثابت نہیں۔ (تحفۃ لاحوذی ص 209)

9۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں۔

"ادرکت ماتین من الصحابۃ اذا قال الامام والا الضالین رفعوا اصواتہم بامین"

''کہ میں نے مدینہ منورہ کی مسجد میں دو سو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو دیکھا جب امام سورۃ فاتحہ ختم کرتا۔ تو سب کے سب بلند آواز سے آمین کہتے۔ اور مسجد میں گونج پیدا ہوجاتی۔'' (بیہقی جلد 2 ص 59۔ اعلام جلد 2 ص 5 قسطلانی جلد 2 ص 85)

10۔ پیر عبدلقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "والجھر بالقراءۃ وامین" کہ جہری نمازوں میں جب قراءۃ بلند آواز سے پڑھی جائے۔ اس میں آمین بھی پکار کر کہی جائے۔ (غنیۃ الطالبین ص 10)

11۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں۔ (احیائ العلوم)

12۔ خلاصہ مضمون یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ نمازوں میں سورۃ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین پکار کر کہا کرتے تھے۔ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا یہی دستور تھا۔ آئمہ اسلام متبع سنت اس طرف گئے ہیں۔ امام حسن وحسین و زین العابدینؒ اپنے نانا حضرت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے خلاف عمل نہیں کرتے تھے۔ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔ اور نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

آمین بالجہر کے متعل زیادہ تفصیل منظور ہو تو میرا رسالہ اثبات آمین بالجہر جس میں تین سو حوالے دیئے گئے ہیں۔ مطالعہ فرمایئں۔ (نور حسین گھرجاکھی از شیخوپوری 28 جون 1935ء اہل حدیث امرتسر)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 01 ص 487